فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۷ ربیع الثانی ۱۳۹۴ھ یکم ہجرت ۱۳۵۳ ہش یکم مئی ۱۹۷۴ء | نمبر ۹۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۰۔ ماہِ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت اور درازئ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۳۰ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل صبح تو اچھی تھی مگر بعد صبح سر درد کی تکلیف شروع ہو گئی جو بڑھتی چلی گئی۔ دوا کے بعد کچھ کمی محسوس ہوئی تھی کہ بجلی کی رَو بند ہو جانے کی وجہ سے گرمی کے زیرِ اثر سر درد کی تکلیف پھر شدّت پکڑ گئی اور رات تک رہی۔

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

حضرت سیدہ مدظلہا فرماتی ہیں کہ مَیں سب کے لئے (جو کسی تکلیف میں ہیں ان کے لئے خاص اور جُملہ بھائیوں اور بہنوں کے لئے عام) دعا جو ہم سب کا اوّل فرض ہے برابر کر رہی ہوں۔ خطوں کا جواب لکھوانا تک مشکل ہے سب بھائی اور بہنیں اس کا خیال نہ کریں۔

ربوہ ۳۰ شہادت۔ محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کے لئے بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ دو دن آرام محسوس ہوتا ہے مگر پھر وہی گھبراہٹ اور بے چینی کی تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔ اب ڈاکٹروں کے مشورہ سے غالباً کراچی جانے کا ارادہ ہے۔ احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں کہ شافی و کافی حیّ و قیوم خدا اپنے فضل سے محترم نوابزادہ صاحب موصوف کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

کوئی شخص محض میرے ہاتھ پر بیعت کرنے سے متّبعین میں داخل نہیں ہو سکتا

جبتک اِنسان اطاعت میں فنا نہ ہو جاوے اُس وقت تک اتباع کا لفظ صادق نہیں آتا

"یقیناً سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ پیارے نہیں ہیں جن کی پوشاکیں عمدہ ہوں اور وہ بڑے دولت مند اور خوش خور ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ پیارے ہیں جو دین کو دُنیا پر مقدّم کر لیتے ہیں اور خالص خدا ہی کے لئے ہو جاتے ہیں۔ پس تم اِس امر کی طرف توجّہ کرو نہ پہلے امر کی طرف۔ اگر مَیں جماعت کی موجودہ حالت پر ہی نظر کروں تو مجھے بہت غم ہوتا ہے کہ ابھی بہت ہی کمزور حالت ہے اور بہت سے مراحل باقی ہیں جو اس نے طے کرنے ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر نظر کرتا ہوں جو اُس نے مجھ سے کئے ہیں تو میرا غم اُمید سے بدل جاتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ غور طلب بات یہ ہے کہ متّبعین میں ہر شخص محض میرے ہاتھ پر بیعت کرنے سے داخل نہیں ہو سکتا جب تک اپنے اندر وہ اتباع کی پُوری کیفیّت پیدا نہیں کرتا متبعین میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پُوری پُوری پیروی جب تک نہیں کرتا ایسی پیروِی کہ گویا اطاعت میں فنا ہو جاوے اور نقشِ قدم پر چلے اس وقت تک اتباع کا لفظ صادق نہیں آتا۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسی جماعت میرے لئے مقدّر کی ہے جو میری اطاعت میں فنا ہو اور پُورے طور پر میری اتباع کرنے والی ہو۔ اِس سے مجھے تسلّی ملتی اور میرا غم اُمّید سے بدل جاتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ خُدا ہی ہے جو میری تسکین اور تسلّی کا باعث ہے۔ ایسی حالت میں کہ جب جماعت کمزور اور بہت کچھ تربیت کی محتاج ہے یہ ضروری امر ہے کہ مَیں تمہیں توجّہ دلاؤں کہ تم خدا تعالیٰ کے ساتھ سچّا تعلق پیدا کرو اور اُسی کو مقدّم کر لو اور اپنے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک جماعت کو ایک نمونہ سمجھو۔ اُن کے نقشِ قدم پر چلو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۹۸ تا صفحہ ۳۰۰)

لازمی چندے تو کم از کم معیار ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"لازمی چندہ جات لازمی ہیں وہ بہرحال آپ کو ادا کرنے چاہئیں لازمی چندے مختلف ادوار میں سے گزر کر کم سے کم ایمان کے معیار کو بتاتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۹ تبوک ۱۳۵۱ ہش)

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

"صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ" اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جاری کرایا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ یہ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کامیاب ہوگا

گو ابتداء میں اڑھائی کروڑ روپیہ کے لئے اپیل کی گئی تھی لیکن مجھے اُمید ہے کہ یہ تحریک ۹ کروڑ روپیہ تک پہنچ جائیگی

اس منصوبہ کے وعدوں اور پھر ان کی ادائیگی سے متعلق بعض ضروری وضاحتیں!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ مورخہ ۲۲ تبلیغ ۱۳۵۲ ہش مطابق ۲۲ فروری ۱۹۷۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ :- مکرم مولوی صالح محمد خان صاحب شاہد رکن شعبہ زود نویسی ۔ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

بارش کے موسم میں گھروں میں نماز پڑھ لینا اور جمعہ کے لئے جامع مسجد میں نہ آنا اس کی اجازت ہمیں دی گئی ہے لیکن چونکہ میرا خیال تھا کہ بعض دوست اس اجازت سے فائدہ نہیں اُٹھائیں گے اور مسجد میں پہنچ جائیں گے اس لئے میں نے سمجھا کہ میں بھی ان میں شامل ہو جاؤں اور یہاں اگر سورج کی مسکراہٹوں سے لطف اندوز بھی ہو رہا ہوں۔ اگر میری طرف سے صبح اعلان کر دیا جاتا کہ نمازِ جمعہ کی بجائے گھروں میں دوست نمازیں پڑھ لیں تو پھر تو اور بات تھی۔ لیکن بہرحال جیسا کہ میرا خیال تھا کافی دوست یہاں موجود ہیں۔

جب بھی اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوتا ہے۔

خشیت اللہ رکھنے والی نگاہ

اُس میں امتحان اور آزمائش کا پہلو بھی دیکھتی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۔ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۔ تو جہاں بھی فضل نازل ہو وہاں یہ آزمائش ہوتی ہے کہ جس فرد پر یا جس جماعت پر اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوا وہ فرد اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہے یا وہ جماعت خدا کا شکر ادا کرتی ہے یا ناشکری کی راہوں کو اختیار کرتی ہے۔ جہاں تک جماعتِ احمدیہ کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ کے بے شمار ایسے فضل نازل ہو رہے ہیں جو اُس کی قائم کردہ جماعتوں پر ہی نازل ہوتے ہیں اور دُنیا میں کہیں اور اس کی مثال ہمیں نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول کے بعد اُس کی محبت اور اُس کے عشق میں مست ہو کر اُس کی راہ میں اُسی کی عطا میں سے دینا یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں اور ہم نے دیکھا کہ اس قسم کے فضل بھی خدا تعالیٰ کی قائم کردہ اس جماعت پر بڑی کثرت سے نازل ہو رہے ہیں جو

اڑھائی کروڑ روپے کا منصوبہ

میں نے جماعت کے سامنے اللہ تعالیٰ کی رضاء کے حصول کی خاطر جلسہ سالانہ کے موقع پر رکھا تھا اور میں نے اپنے رب پر توکل رکھتے ہوئے یہ اعلان بھی اُسی وقت کر دیا تھا کہ یہ پانچ کروڑ تک بھی پہنچ سکتا ہے۔ غالباً گزشتہ سے پیوستہ خطبۂ جمعہ میں میں نے کہا تھا کہ جماعت کا وعدہ چار کروڑ روپے کے قریب پہنچ گیا ہے کل جو رپورٹ مجھے ملی ہے اور جس کے تیار کئے جانے کے بعد لاکھوں روپے کے وعدے مجھے ملے ہیں اور جو ابھی دفتر میں نہیں پہنچے۔ جو وعدے میرے پاس آتے ہیں وہ میرے دفتر میں جاتے ہیں پھر جس دوست کو میں نے مقرر کیا ہوا ہے اُسکے پاس جاتے ہیں۔ میرا اندازہ ہے کہ وہ بھی بارہ پندرہ لاکھ کے قریب ہونگے جو ابھی تک اس میں شامل نہیں کئے گئے۔ وعدہ بھجوانے کی آخری تاریخ میں ابھی وقت باقی ہے۔ بیرونِ ملک جماعتوں میں سے ابھی بہت سی

رجسٹرڈ جماعتہائے احمدیہ

ہیں جن کی طرف سے ابھی وعدے نہیں آئے۔ خود پاکستان کے بہت سے ضلعوں سے مجموعی وعدے ابھی نہیں آئے۔ انفرادی وعدے یا جو جماعتیں مختلف ضلعوں میں ہیں ان میں سے بعض کے وعدے ابھی پہنچے ہیں۔

بیرونِ ملک جو جماعتہائے احمدیہ ہیں ان کے متعلق میں نے "رجسٹرڈ" کا لفظ عمداً بولا ہے اسلئے کہ ہمارے بہت سے نوجوانوں بلکہ بعض بڑی عمر کے لوگوں کو بھی شاید یہ علم نہ ہو یا شاید انکے ذہن میں یہ بات مستحضر نہ ہو کہ مختلف ممالک میں جہاں جماعتیں مضبوط ہو چکی ہیں وہاں جماعتِ احمدیہ مستقل حیثیت میں ایک رجسٹرڈ جماعت ہے اور وہ صدر انجمن احمدیہ یا تحریکِ جدید انجمن احمدیہ کے اُس طرح ماتحت نہیں جس طرح وہ خلافت کے ماتحت ہیں۔ خلافت کے ماتحت تو ساری دنیا کے مبائع احمدی ہیں کیونکہ بیعت ہی اطاعت کی ہے اور نیکیوں کی جو ترغیب دی جاتی ہے اور قربانیوں کی جو اپیل کی جاتی ہے اس میں سب اُسی طرح بشاشت کے ساتھ لبیک کہتے ہیں جس طرح کسی دوسرے مُلک کے احمدی لبیک کہتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ کے فضل سے) مثلاً انگلستان کا اپنا دستور ہے اور وہاں رجسٹرڈ جماعت ہے۔ اسی طرح

افریقہ کے ممالک اور یورپ وغیرہ

ہیں ان کے اپنے رجسٹرڈ دستور ہیں۔ وہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے ماتحت نہیں۔ ویسے وہ صدر انجمن احمدیہ کی اس معنی میں شاخیں ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ساری دُنیا کے لئے صدر انجمن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ کو قائم کیا تھا لیکن اس معنی میں شاخیں نہیں ہیں کہ اُن پر پاکستان کا حکم لگنے لگ جائے۔ اُن پر انگلستان ہی کا حکم لگے گا اور جہاں تک دنیوی احکام اور قوانین کا تعلق ہے اُن پر انگلستان کے ہی احکام اور قوانین کی پابندی فرض ہے۔ جو قوانین ہیں نائیجیریا کے، نائیجیریا کی جماعت پر اُن کی پابندی لازمی ہے۔ غانا، سیرالیون اور گیمبیا، جرمنی، ہالینڈ اور سوئٹزرلینڈ اور ڈنمارک وغیرہ وغیرہ درجنوں ایسے ممالک ہیں جہاں ہماری جماعتیں مضبوط ہو گئی ہیں۔ وہاں ان کا اپنا ایک دستور ہے جو وہاں اس ملک میں رجسٹرڈ ہے۔ تو ایسی بات نہیں ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا کوئی ریزولیوشن ان پر لاگو ہوتا ہے وہ خود اپنے فیصلے کرتے ہیں۔ ہر دستور میں جو بنیادی چیز ہے وہ یہ ہے کہ خلیفۂ وقت کی اطاعت بالمعروف ضروری ہوگی عام نگرانی تو ہے لیکن وہ اپنے فیصلے کرتے ہیں اور بڑی بشاشت سے کرتے ہیں۔ مثلاً جلسہ سالانہ پر

لنڈن کے مشنری انچارج

امام بشیر رفیق صاحب یہاں تھے۔ اُن کو میں نے پہلے بتایا تھا کہ یہ تحریک ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک کروڑ کے وعدے انگلستان کی رجسٹرڈ باڈی جماعت احمدیہ کی طرف سے میں پیش کرتا ہوں اور جس وقت میری طرف سے یہ اعلان ہوا اور ان کو اس کی اطلاع ملی تو جس طرح یہاں صدر انجمن احمدیہ ہے اس طرح جو ان کی مرکزی مجلس عاملہ ہے انہوں نے میٹنگ کی اور باہمی مشورہ کیا اور انہوں نے دو ایک روز کے اندر ہی تار کے ذریعہ مجھے یہ اطلاع دی کہ ہمیں پتہ لگا ہے کہ آپ نے یہ تحریک کی ہے اور ہم ایک کروڑ ایک لاکھ روپے کے وعدے کرتے ہیں۔ اب وہاں سے جو اطلاعات آرہی ہیں اُن سے پتہ لگتا ہے کہ وہاں جماعتوں میں

قربانی کی بڑی بشاشت

پیدا ہو رہی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ جو ابتدائی اڑھائی کروڑ روپے کی اپیل تھی ہم کوشش کریں گے کہ وہ اڑھائی کروڑ روپیہ جماعت ہائے احمدیہ انگلستان دیدیں۔ اس کے لئے وہ کوشش کر رہے ہیں لیکن اس کی اطلاع انشاء اللہ مشاورت تک مجھے امید ہے آجائے گی (یہ وعدے عملاً ۲½ کروڑ سے اوپر نکل چکے ہیں) کیونکہ اُنہوں نے اس سلسلہ میں پہلی میٹنگ جو لنڈن میں کی اُس میں صرف ۱۵۰ احمدی شامل ہوئے تھے۔ وہاں تو کئی ہزار احمدی ہیں میرے خیال میں اس وقت انگلستان میں شاید دس پندرہ ہزار سے زیادہ احمدی ہوگا اس میٹنگ میں ۱۵۰ احمدی تھے اس میں دو لاکھ پونڈ سے اوپر یعنی ۵۰ لاکھ روپے کے وعدے ہو گئے تھے انہوں نے چار لاکھ پونڈ کا وعدہ کیا ہے (ساڑھے تین لاکھ پونڈ جمع چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا ۵۰ ہزار پونڈ کا وعدہ جو اب انہوں نے بڑھا کر ایک لاکھ پونڈ کر دیا ہے) ممکن ہے اس سے زیادہ وہاں کی جماعت دیدے۔ (وعدے ۲½ کروڑ سے اوپر نکل چکے ہیں)

بہرحال رجسٹرڈ میں نے اس لئے کہا کہ بعض دفعہ ہمارے احمدی دوستوں کو چونکہ علم نہیں ہوتا وہ سمجھتے ہیں کہ یہاں سے صدر انجمن احمدیہ کا کوئی ریزولیوشن چلا جاتا ہے جس کی پابندی ان کو کرنی پڑتی ہے۔ ایسا نہیں ہے بلکہ ان کی اپنی ایک رجسٹرڈ انجمن ہے اور وہ صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت نہیں بلکہ خلیفۂ وقت کے ماتحت ہے اُسی معنی میں جس معنی میں کہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان خلیفۂ وقت کے ماتحت ہے اس موضوع پر میں کسی وقت تفصیل سے بات کروں گا لیکن سرِ دست چند فقروں میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس وقت جو

روحانی سلسلۂ خلافت

اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق مہدی معہود کی بعثت کے بعد جاری ہوا یہ سلسلہ خلافت دنیا کو اُمتِ واحدہ بنانے کے لئے قائم ہوا ہے اور اس سلسلہ کا کوئی خلیفہ کبھی بھی کسی علاقے کا حاکم وقت اور بادشاہِ وقت نہیں بنے گا اور دُنیا کی سیاست میں خلیفۂ وقت نہیں آئے گا۔ کیونکہ ہر مُلک کی اپنی سیاست ہے اور ہر ملک کے باشندوں کے ساتھ امامِ وقت اور خلیفۂ وقت نے پیار کرنا اُن کی ہدایت کے لئے دعائیں کرنا ان کو مشورے دینا ان کو اپنے وجودِ روحانی کا ایک جزو بنانے کی کوشش کرنا ہے تاکہ سب مل کر ایک وجود بن جائیں۔ جیسا کہ میں دُنیا کے سامنے کچھ عرصہ سے اسبات کو پیش کر رہا ہوں۔ کہ میرا (مرزا ناصر احمد نہیں بلکہ خلیفۃ المسیح الثالث کا) اور جماعت احمدیہ کا ایک ہی وجود ہے۔ ان دو میں کوئی فرق نہیں تو جو اس وقت حالات ہیں اور جو کام مہدیٔ معہود کے سپرد ہیں ان کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کی خلافت سیاست میں کبھی ملوث نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس صورت میں خلافت وہ فرائض سرانجام نہیں دے سکتی جو بحیثیت نائب مہدی علیہ السلام اُس کے سپرد کئے گئے ہیں۔ لیکن نیکیوں کی تحریک کرنا اور جماعت میں بشاشت پیدا کرنا یہ خلیفۂ وقت پر

ایک بھاری ذمہ داری

ہے کہ وہ قربانیاں بھی لے اور بشاشت کو بھی قائم رکھے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کرتا ہے اور بندہ تو کمزور ہے اور سب سے زیادہ کمزور تو خلیفۂ وقت ہے کیونکہ ساری ذمہ داریاں اُس کے کندھوں پر ڈال دی گئیں وہ دوسرے انسانوں کی طرح ایک انسان ہے۔ لیکن ذمہ داریاں تو دوسروں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی کام کرتا ہے۔ تو جو اللہ تعالیٰ نے اُس کو جن کاموں کے کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے اُس کی اسے طاقت بھی دیتا ہے یا فرشتوں کو کہتا ہے کہ جاؤ اس کے کام کر دو۔ جماعت احمدیہ ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور وہ لوگ جنہوں نے نہ کبھی خلیفۂ وقت کو دیکھا تھا نہ کبھی مرکز میں آئے تھے غلبۂ اسلام کے سلسلہ میں ان کا عشق آپ سے کم نہیں میں سنہ ء میں مغربی افریقہ میں گیا۔ اور بلا مبالغہ میں کہتا ہوں کہ جتنا پیار اور محبت جماعت احمدیہ کے ساتھ اور مہدی معہود کے ساتھ اور جتنا پیار اور محبت جماعت میں مہدیٔ معہود نے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کے لئے پیدا کیا وہ آپ لوگوں کو حاصل ہے اس سے کم نہیں۔ بلکہ جو آپ میں سے چوٹی کا ایک گروہ ہے اُن کے پہلو بہ پہلو وہ لوگ کھڑے ہیں اور ان کے خلوص اور محبت کو دیکھ کر انسان حیران ہو جاتا ہے۔ پس یہ سب کام تو فرشتے ہی کرتے ہیں۔ بہرحال اس وقت تک جو وعدے یہاں پہنچے ہیں ۴۲۳۰۰۰۰۰ (چار کروڑ تئیس لاکھ) سے زیادہ ہیں۔ اور اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں پچھلے دو تین دن کے ایسے وعدے جو میرے دفتر میں پڑے ہیں یا کچھ ڈاک کے تھیلے جو میرے گھر میں پڑے ہیں وہ شامل نہیں ہیں میرا اندازہ ہے کہ وہ ملا کر یہ رقم ۴ کروڑ ۳۰ لاکھ سے اوپر چلی گئی ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ پتہ نہیں کیوں نو کروڑ کے اعداد و شمار میرے ذہن میں آتے ہیں کہ وہاں تک پہنچ جائیں گے۔ انشاء اللہ

اخلاص کچھ وضاحتیں بھی طلب کرتا ہے جتنا کوئی مخلص ہو اتنا ہی وہ ڈرتا بھی ہے تو اُن میں سے

بعض وضاحتیں

اس وقت میں کرنا چاہتا ہوں۔ مثلاً ایک دوست نے مجھے لکھا کہ میری عمر اس وقت ۷۷ سال ہے اور وعدوں کی ادائیگی کا پھیلاؤ پندرہ سال سے کچھ زائد عرصہ پر ہے۔ تو بظاہر تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اتنا لمبا عرصہ میں زندہ رہوں ویسے اللہ تعالیٰ فضل کرے اور عمر دے تو اور بات ہے لیکن ستتر سال میں پندرہ جمع کریں تو ۹۲ سال ہوتے ہیں لیکن اس ملک میں تو ۷۰ یا اسی سال بڑی عمر سمجھی جاتی ہے تو انہوں نے یہ سوال کیا کہ اگر میں پندرہ سال کا وعدہ کروں اور میری وفات ہو جائے تو کیا مجھے گناہ ہو گا؟ یا میری وفات کے بعد وعدہ کی وہ ذمہ داری میری اولاد پر پڑ گئی اور اس نے غفلت برتی تو کیا اس پر گناہ ہو گا۔ حالانکہ اولاد نے تو وعدہ نہیں کیا ہو گا۔ وعدہ تو انہوں نے اپنا کیا ہے۔ پس ایک تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک

زندگی اور موت کا سوال

ہے پانچسالہ بچہ بلکہ ایک دن کے بچے سے بھی موت اتنی ہی قریب ہے جتنی ۷۰ سال کے بوڑھے سے قریب ہے۔ زندگی اور موت تو ہمارے اختیار میں نہیں اس لئے عام طور پر ہم اخلاص کی وجہ سے یہ ذہن میں رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا اور اتنی زندگی مل جائیگی لیکن کوئی شخص یقین نہیں رکھتا۔ ایک پل کا یقین نہیں ہوتا تو پندرہ سال تو بے شمار پلوں کا مجموعہ ہے۔ لیکن بعض ۹۰ یا ۹۵ سال کی عمر کے ہیں۔ یا بعض ایسے مریض ہیں مثلاً ایک سل کا مریض ہے۔ یہ بیماری ایسی ہے کہ وہ بظاہر زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہ سکتا باقی

اللہ تعالیٰ سب قدرتوں کا مالک ہے

اُسکی قدرتوں میں تو کمی نہیں ہے لیکن بظاہر حالات خدا تعالیٰ کا جو قانون چلتا ہے وہ ڈاکٹروں کے نزدیک یہی ہے کہ ایک سل کے مریض کو ڈاکٹر کہتے ہیں کہ چالیس سال بڑی عمر ہے کئی لوگوں کی عمر ڈاکٹروں کے کہنے کے خلاف اس سے بڑھ بھی جاتی ہے۔ یا پھر کینسر کا مریض ہے یہ حالات استثنائی حالات ہیں ان صورتوں میں کہ مثلاً کینسر کا مریض ہے۔ یا مثلاً اسی سال عمر کا ہے اس صورت میں ایک راہ یہ ہو سکتی ہے کہ وہ یہ وعدہ کرے کہ میں اپنی آمد کے لحاظ سے سولہ سال کا یہ وعدہ کرتا ہوں اور میں یہ وضاحت کرتا ہوں کہ اگر کوئی دوست فوت ہو جاتے ہیں تو ان کی اولاد پر ذمہ داری نہیں پڑتی۔ دوسرے یہ کہ اگر وہ فوت ہو جاتے ہیں تو اُن پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔ لیکن جو مخلص دل ہے میرے نزدیک ایک مخلص دل کو یہ کرنا چاہیئے کہ ہر سال کا یہ طوعی چندہ جو

صد سالہ جوبلی فنڈ

کا ہے وہ سال کے ابتداء میں ادا کر دے گا۔ کیونکہ وہ اس سال میں داخل ہو گیا جس کا کچھ حصہ اس نے زندگی کے دن گذارے۔ اگر وہ سال کے بیچ میں فوت ہو جائے یا یہ ہو سکتا ہے کہ وہ یہ کہے کہ اتنا میں دینا چاہتا ہوں مثلاً ایک شخص ہے وہ یہ کہتا ہے کہ میرے حالات ایسے ہیں کہ میں سو روپیہ سالانہ دے سکتا ہوں۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ سولہ سال کا چندہ ڈیونٹ تو سولہ سال ہے اگرچہ سولہ سال پورے تو نہیں پندرہ ہیں۔ تو میں سولہ سو روپیہ دے سکتا ہوں اور نیت میری یہی ہے لیکن میں وعدہ پہلے دو سال کے یونٹ کا کرتا ہوں۔ دو سو روپیہ میں اب دے دوں گا اور ہر سال میں وعدہ کی تاریخ کے لحاظ سے یکم تاریخ کو وعدہ کروں گا اور ادائیگی کرتا چلا جاؤں گا۔ یہ بھی ایک شکل ہے۔ ویسے یوں ہونا چاہیئے کہ جس میں جتنی ہمت ہے آج وہ ادا کرے جو بڑی عمر کے ہیں یا سخت بیمار ہیں وہ اپنا وعدہ کریں اور سال کے شروع میں ادا کر دیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اُن کو اللہ تعالیٰ

سولہ سال کی ادائیگی

کا ہی ثواب دیدیگا۔ کیونکہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ اور جو نیت ہے اس نیت کا اخلاص انسان کو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس بات کا مستحق قرار دیتا ہے کہ وہ اپنی رحمت کا دروازہ ایسے شخص پر کھولے (سوائے اس کے کہ کوئی اور مصلحت خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو۔) اور اُسے ثواب اتنا دیدے جتنی اُس کی نیت ہے۔ پس سولہ سال کی نیت کرو۔ اور آگے ادائیگی جس شکل میں بھی کرو ثواب تمہیں مل جائے گا۔ گناہ نہ تمہیں ہو گا نہ تمہارے وارثوں کو۔

ایک اور شکل سامنے آئی۔ وہ یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص ہے وہ بڑا ذہین ہے اس نے بڑی ترقی کی اور ملازمت کے سلسلہ میں وہ آگے نکلا۔ دو تین ہزار روپے ماہوار اس کی تنخواہ تھی۔ یکدم اُس کو موقع مل گیا کہ وہ ورلڈ بینک یا یو این او (U.N.O.) یا اس قسم کی جو

بین الاقوامی تنظیمیں

ہیں ان میں سے کسی میں چلا گیا۔ ایسی تنظیمیں بہت پیسے دیتی ہیں پیسے تو وہ بہت دیتی ہیں لیکن ان کا معاہدہ ایک وقت میں دو سال کا ہوتا ہے۔ ایسے بھی متعدد آدمی ہیں میرے خیال میں ایک درجن سے زیادہ ہوں گے جو بین الاقوامی تنظیموں میں ہیں۔ ان کو بہت پیسے مل رہے ہیں ان میں سے ایک نے کہا کہ ہم کس طرح اندازہ لگائیں اور اپنے وعدہ کی بنیاد کس آمدنی پر رکھیں اس وقت تو دو سال کے لئے ہمیں پچاس ہزار روپیہ ماہوار مل رہا ہے اور دو سال کے بعد ہمیں تین ہزار روپیہ ماہوار ملے گا۔ تو ہم اپنے وعدہ کی بنیاد پچاس ہزار روپے مہینہ پر رکھیں یا تین ہزار روپے ماہوار آمد پر رکھیں جس نے مجھ سے یہ سوال کیا تھا اس کو میں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہی سمجھایا تھا کہ آپ وعدہ کر دیں پچاس ہزار روپے کی بنیاد پر۔ اور پچاس ہزار میں سے تین ہزار روپیہ ماہوار دینے کا وعدہ کر دیں اور دو سال کے بعد آپ کو تین ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ ملنے لگے وہ آپ اِدھر دے دیں اور گھر میں گذارے کے لئے کچھ نہ ہو اور خدا آپ کو یہ کہے کہ سارے کے سارے پیسے دے دو۔ یہ بات تو نہیں ہے۔ پس تم پہلے کہہ دو کہ حالات کے مدِّنظر دو سالوں میں مَیں اتنا دوں گا اور اس کے بعد جو نئے حالات پیدا ہوں گے اس کے مطابق مَیں رقم کی تعیین کر دوں گا۔ یا تین ہزار جو عام آمد ہے اُس کے مطابق یہ وعدہ کرو اور ساتھ یہ کہو کہ جن سالوں میں میری آمد بڑھ جائے گی اُسی نسبت سے جو آمد اور اس موجودہ وعدہ کی ہے مَیں اپنا وعدہ بڑھا دوں گا یا اس نسبت میں کمی یا زیادتی کر دوں گا یہ کوئی ایسی تکلیف نہیں ہے جس کا حل نہ ہو۔

اِس ضمن میں اس سے ملتی جلتی شکل یہ سامنے آتی ہے کہ ایک آدمی تین چار ہزار روپے تنخواہ پا رہا ہے اور دو سال یا پانچ سال بعد اُس نے ریٹائر ہو جانا ہے پھر تو اُسے پنشن ملے گی۔ یہ سارے حالات سامنے رکھتے ہوئے آپ

اپنی نیّت میں اخلاص پیدا کریں

تو قطعاً آپ کو کوئی گناہ نہیں ہو گا۔ اپنے بدلے ہوئے حالات کے مطابق خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی دیتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے دروازے آپ کے لئے کھلتے چلے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

قرآن کریم نے خَیر کے مقابلہ میں بڑی خیر کا وعدہ دیا ہے اور بعض جگہ تو کہہ دیا کہ اتنے گنا زیادہ ثواب ملے گا اور بعض جگہ حد نہیں مقرر کی اور صرف یہ کہا کہ اس سے زیادہ ثواب ملے گا۔ اب زیادہ جو ہے وہ ۵۰ فیصد بھی زیادہ ہے اور پچاس کروڑ فی صد بھی زیادہ ہے یعنی ایک نیکی کے مقابلہ میں پچاس لاکھ گنا ثواب بھی "زیادہ" ہے اللہ تعالیٰ نے بڑی اُمّید دلائی ہے اور بڑا توکل دِل میں پیدا کیا ہے اور بڑی بشاشت دل میں پیدا کی ہے۔ اصل میں تصوّر یہ ہمیں دیا گیا کہ انسان کی قربانی کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جزا کی کوئی حد بست ہی نہیں ہے۔

اخلاص پیدا کرتے چلے جاؤ

اور اُس کی رحمتوں سے حصّہ لیتے چلے جاؤ۔ پس اِس قسم کی تفصیل سے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ خلوصِ نیّت کے ساتھ جو حالات ہیں لکھ دو یا اس کے مطابق نیّت کر لو۔ اللہ تعالیٰ ثواب دے گا اور اجر دے گا۔ اس کی رحمتوں کے دروازے کھلیں گے۔ بہرحال

چار کروڑ تئیس لاکھ

تک ہم پہنچ چکے ہیں ابھی کچھ وقت باقی ہے اور ابھی بہت سے علاقے بھی باقی ہیں جن سے وعدہ جات آنے ہیں۔ مثلاً ایک ضلع کا مجھے علم ہے وہ کہتے ہیں ہم بیس لاکھ سے آگے نکلیں گے اور ابھی تک میرا خیال ہے سات آٹھ لاکھ سے زیادہ بحیثیتِ مجموعی اس ضلع کے وعدے نہیں ہوئے جو ہم تک پہنچے ہیں یہ کام تو بشاشت سے ہونے والے ہیں اور ہوں گے۔ مَیں نے بتایا تھا کہ ہمیں تو پتہ نہیں تھا ایک منصوبہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے عاجز بندوں کے ذریعہ جاری کر دیا اور پھر وہ باتیں سامنے آ گئیں جو اس منصوبہ کی متقاضی تھیں اور دل میں یہ یقین پیدا ہوا کہ جس بالا ہستی نے، قادر و توانا نے، جس کے علم میں ضرورت تھی اُس نے ہمارے دماغ میں صرف منصوبہ ڈال دیا بعد میں کہا یہ ضرورت ہے جس پر ہمیں یقین ہے کہ وہ ضرورت پوری ہو گی یعنی ہماری یہ جدّوجہد کامیاب ہو گی اور ساری دُنیا اکٹھی ہو کر بھی اللہ تعالیٰ کے اس منصوبہ کو ناکام بنانے کی کوشش کرے تو خود ناکام ہو جائے گی خدا تعالیٰ کا منصوبہ ناکام نہیں ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہو گا۔ رضینا باللّٰہ ربًّا و بمحمدٍ رسولاً۔

قرآن کریم اور فرمانِ الٰہی

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا۔

(الفرقان: ۳۱)

ترجمہ:۔ اور رسول نے کہا اے میرے رب! میری قوم نے تو اِس قرآن کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا ہے۔

سچا مومن وہی ہے جس نے قرآن مجید کو حرزِ جان بنا لیا ہو۔ آیت مندرجہ بالا کا مدعا یہی ہے کہ ہم قرآن کریم کے سیکھنے سکھانے اور عمل کرنے کرانے سے غافل نہ ہو جائیں۔ گھروں میں روزانہ قرآن کریم کی تلاوت ہونی چاہیئے اور بامعنی ہونی چاہیئے خواہ تھوڑی ہی ہو۔ تفسیر صغیر کی اشاعت کے بعد ہمارے لئے ایسا نہ کرنے کا کوئی عذر باقی نہیں رہ جاتا۔ انصار اللہ کے سہ ماہی امتحانات کا مقصد بھی یہی ہے کہ آپ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھیں اور فائدہ اٹھائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اِعلان دار القضاء

مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری ہمشیرہ عارفہ بیگم صاحبہ وفات پا چکی ہیں۔ مرحومہ کے نام قطعہ ۲۲/۵ واقع محلہ دار البرکات ربوہ الاٹ ہے۔ مرحومہ کے وارثان دو حقیقی بہنیں آمنہ بیگم صاحبہ اور خدیجہ بیگم صاحبہ ایک اخیافی بھائی مولوی عبد المجید صاحب منیب اور پانچ علاتی بھائی اور ایک بہن ہیں جملہ وارثان اس بات پر متفق ہیں کہ پلاٹ مذکورہ بالا ہمشیرہ ام خدیجہ صاحبہ اہلیہ مولوی محمد اشرف صاحب کے نام انتقال کر دیا جائے۔ کسی وارث کو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

اعلان گمشدگی رسید بک

ایک عدد رسید بک ۸۱۱۷ صدر انجمن احمدیہ پاکستان جس کی ۹۴ عدد رسیدیں جاری ہو چکی ہیں جماعتِ احمدیہ شیر شاہ بُرج ضلع ملتان سے گم ہو گئی ہے لہٰذا بذریعہ اعلان احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مذکورہ بالا رسید بک پر کسی کو کسی قسم کا چندہ نہ دیں۔ اگر کسی صاحب کو اس کا علم ہو جائے تو نظارت بیت المال آمد کو اطلاع دیں۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

درخواستہائے دُعا

- مکرم سید منظور احمد صاحب سابق اسٹیشن ماسٹر ربوہ کا لڑکا بعارضہ درد گردہ اور بول الدم بیمار ہے۔
- مکرمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ زوجہ ملک بشیر احمد صاحب لاہور بیمار ہیں۔
- مکرم نصیر احمد صاحب رازی دار الیمن شرقی ربوہ کے والد محترم بعارضہ قلب بیمار ہیں کمزوری زیادہ ہے۔

احباب اِن سب کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کی اہمیت

(مکرم میاں کولمبس خان صاحب ربوہ)

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۵۸ء میں غلبۂ اسلام کی مہم کی بنیادوں کو مضبوط تر کرنے کے پروگرام کو عملی جامہ پہنایا چنانچہ ایک عظیم الشان تحریک کے آغاز کا اعلان فرماتے ہوئے اسے وقفِ جدید کے نام سے موسوم کیا۔ حضور نے اس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

کراچی سے لیکر پشاور تک ہر جگہ ایسے آدمی مقرر کر دیئے جائیں جو اس علاقہ کے اندر رہیں اور ایسے مفید کام کریں کہ لوگ ان سے متاثر ہوں ...... اب مہاجال ڈالنے کی ضرورت ہے اور اس کے ذریعہ گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ کے لوگوں تک ہماری آواز پہنچ جائے بلکہ ہر گاؤں کے ہر گھر تک ہماری پہنچ ہو۔ پہلے لڑکوں اور لڑکیوں تک ہماری پہنچ ہو پھر لڑکوں اور لڑکیوں کے ماں باپ تک ہماری پہنچ ہو اور اس کے سارے گاؤں تک ہماری پہنچ ہو جائے پھر گاؤں سے نکل کر چار چار، پانچ پانچ میل تک کے دیہات میں ہماری پہنچ ہو جائے اور پھر یہ دائرہ دس دس پندرہ پندرہ میل تک وسیع ہو جائے۔ اس کے بعد اور ترقی کرے اور یہ دائرہ تیس تیس میل تک چلا جائے۔ پھر اور ترقی کرے اور یہ دائرہ ۴۵ میل تک چلا جائے۔ پھر اور ترقی کرے اور یہ دائرہ ۶۰ میل تک چلا جائے پھر اور ترقی کرے اور یہ دائرہ ۷۵ میل تک چلا جائے پھر اور ترقی کرے اور یہ دائرہ ۹۰ میل تک چلا جائے۔ پھر اور ترقی کرے اور یہ دائرہ ۱۰۵ میل تک چلا جائے۔ پھر اور ترقی کرے اور یہ دائرہ ۱۲۰ میل تک چلا جائے۔ (الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۵۸ء)

"یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ہو کر رہے گا۔ ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ اگر ترقی کرنا چاہتی ہے تو اسے اس قسم کے وقف جاری رکھنے پڑیں گے۔" (الفضل ۱۱/۱/۵۸)

یہ تحریک اب خدا کے فضل سے سترھویں سال میں داخل ہو چکی ہے اور ہر سال قدم بقدم ترقی کر رہی ہے۔ اس وقت مغربی پاکستان میں وقف جدید کے تحت اسی (۸۰) مراکز قائم ہیں جہاں واقفین زندگی خدا کے دین کے غلبہ کی خاطر دن رات مصروفِ کار ہیں اور ہر سال ان کے ذریعہ ہزاروں افراد جماعت قرآن مجید اور دینی مسائل سیکھتے ہیں دوسری طرف ان کے نیک نمونہ اور تبلیغ کے نتیجہ میں سینکڑوں سعید روحیں ہر سال حلقہ بگوشِ احمدیت ہوتی ہیں اور جس سے جماعت کی مجموعی ترقی کی رفتار میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وقف جدید کے کام میں بھی وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تحریک کی ابتداء و عروج کے متعلق فرماتے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کے سامنے ابتداً یہ بات رکھی تھی کہ میں فی الحال آٹھ دس واقفین لینا چاہتا ہوں اور اسی کے مطابق خرچ کا اندازہ آٹھ دس ہزار روپے کا تھا۔ لیکن آپ کی خواہش تھی کہ یہ الٰہی تحریک درجہ بدرجہ ترقی کرتی چلی جاوے اور جلد ہی ایک ایسا وقت آجائے جب آٹھ دس کی بجائے ہزاروں واقفین اس میں کام کر رہے ہوں اور اس کے مطابق جماعت اپنی مالی قربانیاں تیز سے تیز کرتی چلی جاوے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

اب حالات تیزی سے بدل رہے ہیں اور خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے پیش فرمودہ سولہ سالہ منصوبہ کی روشنی میں وقفِ جدید کا کام پہلے کی نسبت بہت بڑھ گیا ہے۔ اور اس کو بخوبی سرانجام دینے کیلئے احباب جماعت کے تعاون کی پہلے سے بھی کہیں زیادہ ضرورت پیدا ہو گئی ہے جہاں تک جماعت کے مالی تعاون کا تعلق ہے۔

حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

میری یہ خواہش بھی ہے اور میں دعا بھی کرتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان بچے اور چھوٹے بچے جنہیں میں نے اس میں شامل کیا ہوا ہے۔ وقفِ جدید کا سارا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھالیں اور میرے نزدیک ایسا ممکن ہے۔ لیکن ان کے والدین اور سرپرست اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں رکھتے یا انہیں ذمہ داری کا اتنا احساس نہیں جتنا ہونا چاہیئے۔ انہیں یہ سوچنا چاہیئے کہ وہ دو چیزوں میں سے کونسی پسند کریں گے ایک یہ کہ ان کے بچے بچپن کی عمر سے ہی بخل کی عادتوں سے چھٹکارہ حاصل کر کے اس دنیا میں اور اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوتے چلے جائیں۔ یا وہ یہ پسند کریں گے کہ جہنم کے اندر ان کے بچوں کی گردنوں میں وہ طوق ہو جکا ذکر قرآن کریم کی اس آیت میں کیا ہے۔ جس کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے (سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامہ)

پس اگر آپ کے دل میں یہ احساس ہو کہ کہیں ہمارے بچوں کو بخل کی عادت نہ پڑ جائے اور اس عادت میں وہ پختہ نہ ہو جائیں تو مہینہ میں ایک اٹھنی (یا جو اور بھی غریب ہیں یعنی جو خاندان اقتصادی لحاظ سے اچھے نہیں ان کے متعلق میں نے کہا ہے کہ ایک خاندان کے سارے بچے ملکر ایک اٹھنی مہینہ میں دیں) یہ ایسی چیز نہیں جو بوجھ معلوم ہو"

(الفضل ۲۶/۱۰/۶۸)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے ذریعہ جماعت کے ہر فرد کے لئے خواہ وہ غریب ہو یا امیر ہو کسی نہ کسی رنگ میں مالی قربانی میں حصہ لینا ممکن ہو گیا ہے اور ہر شخص اپنے جذبہ کے مطابق خدا کے فضلوں کا مستحق بن سکتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فتح اسلام میں زیادہ یا تھوڑی حسبِ استطاعت مالی قربانی پیش کرنے کے متعلق فرمایا ہے۔

دیکھو جنہوں نے انبیاء کا وقت پایا۔ انہوں نے دین کی اشاعت کے لئے کیسی کیسی جانفشانیاں کیں جیسے ایک مالدار نے دین کی راہ میں اپنا پیارا مال حاضر کیا۔ ایسا ہی ایک فقیر دریوزہ گر نے اپنی مرغوب ٹکڑوں سے بھری ہوئی زنبیل پیش کر دی اور ایسا ہی کئے گئے۔ جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے فتح کا وقت آگیا۔ (فتح اسلام)

دوسری طرف اپنی زندگیوں کو اشاعتِ دین کے لئے وقف کر کے جانی قربانی کا پیش کرنا ہے۔ اس طرح جو دوست اپنی زندگیوں کو خدا کی راہ میں اشاعت دین کے لئے وقف کر سکتے ہیں انہیں اس عظیم الشان تحریک کے ذریعہ اس برکت سے حصہ لینا چاہیئے اور اپنے بزرگوں کی جگہ نہ صرف پُر کرنی چاہیئے۔ بلکہ ان کے مشن کو آگے بڑھانا چاہیئے وقفِ جدید نے ایسے دوستوں کے لئے مرکز سلسلہ میں ایک سال کی تعلیمی کلاس کا بھی انتظام کر رکھا ہے تاکہ وہ صحیح اسلامی نمونہ باہر کی جماعتوں میں جا کر دوستوں کے سامنے پیش کر سکیں اور ان کی صحیح اسلامی رنگ میں تربیت کر سکیں۔ دعا کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم تحریک کو ہمیشہ کامیابیوں سے نوازتا چلا جائے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مندرجہ ذیل الفاظ ہمیں بیدار کرنے کے لئے کافی ہیں

"میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد اس وقف کی طرف توجہ کرے اور اپنے آپ کو ثواب کا مستحق بنالے۔ یہ مفت کا ثواب ہے جو تمہیں مل رہا ہے اگر تم اسے نہیں لوگے تو یہ تمہاری بجائے دوسروں کو دے دیا جائیگا۔

(الفضل ۱/۱/۵۸)

وقفِ زندگی خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے

(حضرت مسیح موعود)

انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی ہے مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔ یاد رکھو خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کو مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی۔ جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر زندگی وقف کرتا ہے کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ فلہٗ اجرہٗ عند ربّہٖ ولا خوفٌ علیھم ولا ھم یحزنون۔ اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۸، صفحہ ۹۹)

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

انصار اللہ کا اہم فرض

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"جب ہم انصار کی تاریخ کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے ایسی قربانیاں کی ہیں کہ اگر آپ لوگ جو انصار اللہ ہیں ان کے نقشِ قدم پر چلیں تو یقیناً اسلام اور احمدیت دُور دُور تک پھیل جائے۔"

(راہِ ہدیٰ صفحہ ۱۴)

حضور کے اس اہم ارشاد کے ماتحت انصار کی اپنی قربانیوں کا جائزہ لینا چاہیئے وہ کوشش کریں کہ اپنا سالانہ بجٹ جلد پورا کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حامل ہوں وباللہ التوفیق۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قاعدہ یسرنا القرآن
مصنفہ پیر منظور محمد صاحب

اس مشہور و معروف اور مقبول خاص و عام قاعدے کے ذریعہ بچے نہایت آسانی سے اور جلد قرآن مجید پڑھ لیتے ہیں۔ ہدیہ قاعدہ کلاں ایک روپیہ۔ قاعدہ خورد پچاس پیسے۔ تاجروں کے لئے معقول کمیشن۔

ملنے کا پتہ
مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

تبلیغی و علمی مجلّہ
الفرقان ربوہ
جس میں
قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیے جاتے ہیں۔ جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔
سالانہ چندہ
دس روپے
(منیجر)

مرض اٹھرا
اور دیگر امراض کے ماہر
۱۹۱۱ء سے آپ کے خاندانوں خدمت کرنیوالے
قدیمی۔ اولین۔ شہرۂ آفاق
حکیم نظام جان اینڈ سنز
گوجرانوالہ۔ ربوہ۔ ٹنڈو محمد خاں

ضرورت ہے
سرگودہا میں واقع واشنگ سوپ فیکٹری کیلئے
سفری نمائندے (سیلز ایجنٹ)
صابن کی فروخت کا تجربہ رکھنے والے امیدوار درخواستیں جلد بھجوائیں۔ تنخواہ / کمیشن، دونوں صورتیں ممکن۔ بہتر کارکردگی سے جلد ترقی۔
پنجاب اور سرحد کے شہروں میں ایجنسی لینے یا مال منگوانے کے خواہشمند بیوپاری حضرات درج ذیل پتہ پر لکھیں:۔
منیجر فیروز کیمیکلز۔ طالب والا روڈ سرگودہا

سونے کی گولیاں ایک ماہ کورس قیمت تیس روپے
زد جام عشق بہ نسخہ کلاں خاص ایک ماہ قیمت پچیس روپے
فہرست طلب کرنے پر مفت
منیجر طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

قابل قدر۔ فائدہ مند۔ ٹانک۔
مکرم محمد یوسف صاحب جدید انجینئرنگ ورکس سیالکوٹ تحریر فرماتے ہیں۔ آپ سے ایک شیشی "پیور الفلفا ٹانک" منگوا چکا ہوں۔ یہ قابل قدر دوا ہے اور واقعی فائدہ مند ثابت ہوئی۔ لہذا ۳ شیشیاں فوری طور پر بھیجدیں۔
قیمت۔ ۴/- ڈاک سے ۵/۵۰ روپے۔
شاہ ہومیو پیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال ربوہ

مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب مفید اٹھرا ۱۲۶ عدد گولیاں بلٹین ۲۰ روپے ناصر دواخانہ ربوہ فون ۵۳۴ گول کچہری بازار لائلپور فون ۲۰۵۴

ھوالشافی
غلط علاج سے مایوس ہو کر اپنے
دانت نکلوایئے
پائیوریا (مسوڑوں) کے لئے
ANTI PYORRHOEA. اینٹی پائیوریا قیمت ۱۰/-
کیریز (دانتوں کے گھن) کے لئے
ANTI CARIES. اینٹی کیریز قیمت ۱۰/-
TOOTH CURE دانت درد کیلئے ٹوتھ کیور قیمت ۱/-
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون نمبرز ۶۰۶/۶۰۷

پاکستان کا مایہ ناز ڈیزل انجن
البدر گولڈ سٹار ڈیزل انجن
تیار کردہ:۔ حاجی مرزا نصیر احمد
نسبت روڈ۔ ڈسکہ

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۳۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

"جانوروں کا مہلک اپھارہ"
دوائے اپھارہ کے ایک پیکٹ سے غائب
فی پیکٹ ۵۰/- درجن ۳/- دو درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ سٹاکسٹ
سٹاکسٹ:۔ ناصر دین میڈیکل ہال گولبازار ربوہ

سرگودہا اور لاہور کے درمیان سفر کیلئے
احباب ہمیشہ
یونائیٹڈ بس سروس
کی قابل اعتماد اور سبک رفتار بس پر سفر کریں!

سرگودہا اور گوجرانوالہ کے درمیان
سفر کے لئے ہمیشہ
کراؤن بس سروس
کی آرامدہ۔ سبک رفتار بس پر سفر کیجئے!

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے
سادہ جڑاؤ سیٹ
اور چاندی کے خوشنمائی سیٹ و برتن کے لئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ مال روڈ۔ لاہور فون ۵۲۶۲۳

کاغذ ——— اور ——— **گتہ**
بازار سے رعائتی نرخوں پر خریدنے کے لئے
پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور (فون ۶۴۵۲۳)
پر تشریف لائیے
ملک عبداللطیف ستکوہی (فون نمبر ۶۲۵۱۶) ؛ ملک محمد حنیف (فون نمبر ۶۲۵۱۸)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے ——— کورس ۲۰ روپے۔
نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس ۳۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۳۸

الفضل ربوہ مورخہ یکم مئی ۱۹۷۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انکم ٹیکس

آدھے سے بھی کم کرنے کے لئے

ڈیفنس سیونگ سرٹیفیکیٹ خریدیئے

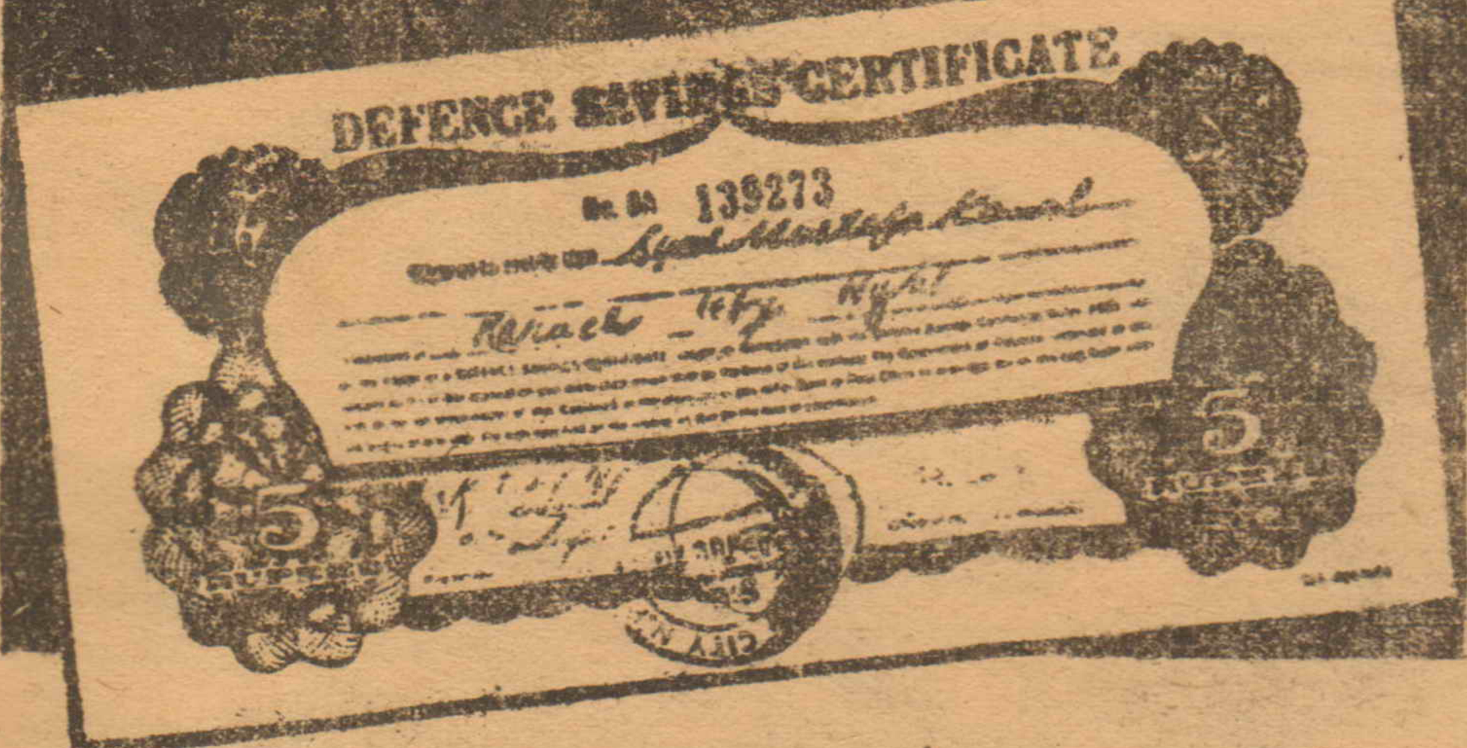

دیکھئے آپ کا ٹیکس کتنا کم ہو جاتا ہے

کل آمدنی (تنخواہ سے)	واجب الادا ٹیکس: خریدنے سے پہلے	واجب الادا ٹیکس: خریدنے کے بعد	آمدنی اور ٹیکس کا تناسب: خریدنے سے پہلے	آمدنی اور ٹیکس کا تناسب: خریدنے کے بعد
روپیہ	روپیہ	روپیہ	فیصد	فیصد
۱۰,۰۰۰	۳۵۰	۵۰	۳٫۵	٫۵
۱۵,۰۰۰	۱,۲۵۰	۴۲۵	۸٫۳	۳٫۳
۲۰,۰۰۰	۲,۴۷۵	۱,۰۵۰	۱۲٫۴	۵٫۳
۲۵,۰۰۰	۴,۱۷۵	۱,۸۵۰	۱۶٫۷	۷٫۳
۳۰,۰۰۰	۵,۹۲۳	۲,۷۷۵	۱۹٫۸	۹٫۳
۳۵,۰۰۰	۸,۲۵۰	۴,۰۰۰	۲۳٫۵	۱۱٫۷
۴۰,۰۰۰	۱۰,۸۵۰	۵,۲۲۵	۲۷٫۱	۱۳٫۱
۴۵,۰۰۰	۱۳,۸۰۰	۶,۶۰۰	۳۰٫۷	۱۴٫۷
۵۰,۰۰۰	۱۶,۸۰۰	۸,۳۵۰	۳۳٫۶	۱۶٫۷

آپ کی لگائی ہوئی رقم اور ۱۲½ فیصد بلا ٹیکس منافع کی حکومت ضامن ہے۔

ڈیفنس سیونگ سرٹیفیکیٹ

روح عشق

طاقت کی مشہور دوا۔ مقوی اعصاب، مقوی اعضائے رئیسہ
قیمت مکمل کورس -/۳۰ روپے
المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

"دانتوں کی حفاظت" کا رسالہ بذریعہ خط

مفت منگوائیے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶

سونے اور چاندی کے زیورات کی خرید و فروخت کا اعلیٰ مرکز

"پاک گولڈ سمتھ"

میاں عبد السلام، عبد المنان ناصر عقب جمال بیکری گولبازار ربوہ فون نمبر ۵۵

خوشخبری

پاسپورٹ سائز کے ساتھ ایک کاپی
۳×۴ (کوارٹر سائز) مفت
یکم مئی سے ۱۵ مئی ۱۹۷۴ء تک سالانہ رعایت رہے گی
میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ

نیو ماسکیٹو آئیل

کے چند قطرے بدن کے ننگے حصوں پر لگا کر سو جائیے رات بھر مچھر قریب نہیں پھٹکے گا۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون نمبر ۶۰۶، ۶۰۷

پاکستان کے دار الحکومت اسلام آباد اور راولپنڈی میں
جائداد، پلاٹس، کوٹھیاں اور دکانات کی خرید و فروخت کیلئے آپ اپنے ادارہ

ایکسچینج سنٹر فون نمبر ۲۲۲۴۴ سے استفادہ فرمائیں

المشتہر:۔ داؤد برادرز آبپارہ اسلام آباد فون نمبر ۲۲۲۴۴

ھو الشافی

اکسیر اپھارہ

کے ہر پیکٹ پر گارنٹی ملاحظہ فرمائیں کہ اگر شفتل برسیم کے اپھارہ سے جانوروں میں شفا یاب نہ ہو تو قیمت واپس۔ سیزن شروع ہے زمیندار اور کاروباری احباب جلد سٹاک حاصل کرلیں۔ فی پیکٹ -/۱ اور چار یا زیادہ پر ۳۰ کمیشن۔ دو درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیورٹیڈ میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون نمبر ۶۰۶، ۶۰۷

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

پاک ٹمبرز

۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور
فون نمبر ۶۲۶۱۸
کو ہمیشہ یاد رکھئے

اعلان تعطیل:۔ یکم مئی ۱۹۷۴ء کو ملک بھر میں تعطیل ہے اور ڈاکخانہ بھی بند رہے گا اس لئے حسب سابق ۲ مئی کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین مطلع رہیں۔ (مینیجر الفضل)